اسلامیات کے چند اہم اردو رسائل و جرائد کے اشاریے

——— ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی

ہندو پاک میں علم و تحقیق کی ترقی اور علوم اسلامی کی ترویج و اشاعت میں اردو رسائل و جرائد کا بہت اہم کردار ہے۔ ان رسائل نے مختلف موضوعات پر اپنے اپنے دائرہ اثر میں بحث و تجزیہ اور تحقیق و تدقیق کی ایک دنیا آباد کی، جس سے نہ صرف علم و تحقیق کے میدان میں گراں قدر اضافہ ہوا، بلکہ اہل قلم اور مصنفین کی ایسی جماعتیں وجود میں آئیں جنہوں نے اپنی تصنیفات و تالیفات اور تحقیقات سے قوم و ملت کی فکری تربیت کا فریضہ بھی انجام دیا۔

اردو رسائل و جرائد کی ایک طویل تاریخ ہے، لیکن گردش زمانہ نے ان کے نقوش دھندلا دئے، حالانکہ ضرورت ہے کہ ان کی تاریخ مرتب کی جائے اور ان کی متنوع اور گوناگوں خدمات اور اثرات کا جائزہ لیا جائے، اس سلسلے میں گو بعض ابتدائی کوششیں ہوئی ہیں، تاہم مجموعی طور سے یہ ایک اہم کام ہے جو اب تک خاطر خواہ طور پر نہیں ہو سکا ہے۔

بیسویں صدی کے نصف آخر میں اشاریہ سازی کی طرف کسی قدر توجہ دی گئی اور اس کا آغاز ہوا اور چند رسائل کے اشاریے مرتب ہوئے۔ اس سے ان رسائل سے استفادے کی راہ ہموار ہوئی۔

اشاریہ سازی میں اگرچہ بعض ترقی یافتہ زبانوں نے بڑی ترقی کی ہے، تاہم اس کی ایجاد کا سہرا اور فخر مسلمانوں کو حاصل ہے۔ فہرست ابن الندیم اور کشف الظنون وغیرہ کو ہم ابتدائی نقوش کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔ چونکہ مسلمانوں نے دوسرے علوم کی طرح اشاریہ سازی سے بھی کسی قدر بے اعتنائی برتی، اس لیے یورپ اس میدان میں بھی اولیت کا دعویٰ کر بیٹھا، حالانکہ یہ واقعیت اور صداقت کے خلاف ہے۔

جہاں تک اردو زبان کا تعلق ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اردو میں اشاریہ سازی

کی تاریخ بہت مختصر ہے۔ سب سے پہلا مطبوعہ اشاریہ اورینٹل کالج میگزین لاہور کا ہے، جو ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا۔ البتہ گذشتہ ۳۵ برسوں میں اس کی طرح ضرور توجہ دی گئی ہے۔ چند شخصی کتابیات، بعض موضوعاتی اور سو کے قریب رسائل کے اشاریے مرتب کیے گئے، البتہ ان میں ایک بڑی تعداد طبع و اشاعت کی منزل سے نہ گذر سکی۔ اَسّی ۸۰ کے عشرے میں مقتدرہ قومی زبان نے ایک درجن سے زیادہ شخصی اور بعض موضوعاتی کتابیات شائع کیں۔ انفرادی طور پر بھی اس کی طرف توجہ دی گئی۔ شخصی اور موضوعاتی کتابیات کے بالمقابل رسائل کے اشاریوں کی طرف زیادہ توجہ دی گئی۔ اورینٹل کالج لاہور اور علی گڈھ مسلم یونیورسٹی نے متعدد رسائل کے اشاریے ایم۔اے اور ایم فل کے مقالے کے طور پر تیار کرائے، لیکن ان میں سے بیشتر اب تک شائع نہ ہو سکے۔

اس سلسلے میں خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ کی خدمات خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ اس نے ملک کے متعدد مؤقر علمی اور ادبی رسائل و جرائد کے اشاریے مرتب کرائے اور انہیں بڑے اہتمام سے شائع کیا، حتی کہ رسائل کی پوری پوری فائلیں یکجا چھاپ دیں۔ اس کام کا آغاز ڈاکٹر عابد رضا بیدار نے کیا جو اشاریہ کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

اشاریہ سازی کی اس مختصر تاریخ کے بعد چند اہم علمی و تحقیقی رسائل کے اشاریوں کا اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے، تاکہ ان کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ ہو سکے۔

اشاریہ مندرجات تہذیب الاخلاق:

تہذیب الاخلاق سر سید مرحوم کا کارنامہ ہے۔ اسے انہوں نے ۱۸۷۰ء میں مسلمانوں کی اصلاح و ترقی تعلیم کے لئے جاری کیا تھا۔ بلاشبہ اس رسالے نے یہ مفید خدمت انجام دی۔ اس کے ساتھ اس نے مسلمانوں کے تہذیبی و تمدنی جلوؤں کو پیش کرنے اور ان پر جو گرد اڑائی جا رہی تھی اسے صاف کرنے کی کوشش کی۔ اردو زبان و ادب کی ترقی اور اس کے فروغ و اشاعت میں بھی اس کا نمایاں کردار رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کی

تاریخ بالخصوص اس کے اثرات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے اور دکھایا جائے کہ سرسید مرحوم کی یہ کوشش کس قدر بارآور ثابت ہوئی۔

اس کا اشاریہ 'مندرجات تہذیب الاخلاق' کے نام سے ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری نے مرتب کیا ہے، جو ۱۸۷۰ء تک کی اشاعتوں پر مشتمل ہے۔ اس کی ترتیب عنوانات اور مصنفین کی الف بائی ترتیب پر ہے، جا بہ جا وضاحتی نوٹ بھی فاضل مرتب نے لکھ کر اس سے استفادہ کو مزید آسان بنانے کی کوشش کی ہے، البتہ موضوعات کے لحاظ سے بھی اس کے مندرجات کی تفصیل ہونی چاہیے تھی۔ اس سے گو ضخامت بڑھ جاتی، لیکن استفادہ مزید آسان ہو جاتا۔

ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری ممتاز اہل قلم، دانش ور اور متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ علی گڑھ تحریک پر ان کی گہری نظر ہے۔ اشاریہ سازی میں ان کو مہارت حاصل ہے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اس میدان کے سرخیل ہیں۔ متعدد شخصیات پر، مثلاً علامہ شبلی، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالسلام ندوی، ڈاکٹر ذاکر حسین وغیرہ پر ان کے اشاریے شائع ہو چکے ہیں۔ کیا اچھا ہوتا کہ وہ تہذیب الاخلاق کی اشاعت ثانی کا اشاریہ بھی تیار کر دیتے۔

اشاریہ معارف:

ماہ نامہ معارف اعظم گڑھ اردو کا سب سے اہم اور معیاری علمی و تحقیقی رسالہ ہے۔ اسے علامہ شبلی کی خواہش کے مطابق جولائی ۱۹۱۶ء میں مولانا سید سلیمان ندوی نے جاری کیا۔ تقریباً ایک صدی سے یہ مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ اس کی ایک طویل اور شان دار تاریخ ہے، جس پر متعدد اہل قلم نے روشنی ڈالی ہے، تاہم اب بھی تفصیلی جائزے کی ضرورت باقی ہے۔

علم و فن کا شاید ہی کوئی ایسا گوشہ ہو جس پر معارف میں اظہار خیال نہ کیا گیا ہو۔ اس کی حیثیت انسائیکلوپیڈیا آف اسلام سے کم نہیں۔ علامہ اقبال نے ایک خط میں لکھا تھا کہ "اس سے حرارت ایمانی میں تازگی پیدا ہوتی ہے"۔

معارف کی افادیت کے پیشِ نظر ضرورت تھی کہ اس کا اشاریہ مرتب کیا جائے، تاکہ اس کے صفحات میں محفوظ سرمایۂ علم وفن سے بہ آسانی استفادہ کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں اب تک کئی کوششیں ہوچکی ہیں۔ سب سے پہلے ڈاکٹر عابد رضا بیدار نے اس کی طرف توجہ دی اور ۱۹۱۶ء سے ۱۹۷۰ء تک کا اشاریہ مرتب کرکے شائع کیا۔ اس کی ترتیب موضوعاتی ہے۔ معارف کے بعض مستقل کالم مثلاً وفیات وغیرہ کو بھی موضوع میں شامل کیا گیا ہے۔ ان کے نمبر شمار کی بنیاد پر اشاریۂ مصنفین درج کیا گیا ہے۔ آخر میں اس اشاریے کا بھی ایک اشاریہ ہے۔

اس اشاریہ میں گو بعض اہم شذرات کا ذکر مختلف موضوعات کے ضمن میں کیا گیا ہے، تاہم مجموعی طور سے شذرات کا اشاریہ نہیں بنایا ہے۔ اسی طرح معارف کے بعض دوسرے مستقل عنوانات مثلاً مطبوعات جدیدہ وغیرہ کا بھی علاحدہ اشاریہ مرتب نہیں کیا گیا ہے۔ آثار علمیہ وادبیہ وتاریخیہ اور تلخیص وتبصرہ کا بھی ضمنی طور پر ذکر ہے۔ حوالے کے طور پر محض جلد اور شمارے کی نشان دہی کی ہے، ماہ وسال اور صفحات نمبر کی سرے سے نشان دہی نہیں کی گئی تھی۔

دوسرا اشاریہ جناب محمد سہیل شفیق شعبۂ تاریخ اسلام، کراچی یونیورسٹی نے مرتب کیا ہے۔ اس میں ۱۹۱۶ء سے ۲۰۰۵ء تک کے مضامین کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس کی ترتیب اس طور پر کی گئی ہے کہ پہلے جولائی ۱۹۱۶ء سے جون ۲۰۰۵ء تک کے مقالات کے عنوانات اور مقالہ نگاروں کے نام زمانی ترتیب کے مطابق جلد، شمارہ اور ماہ وسال کی تعیین کے ساتھ درج کیے گئے ہیں، پھر موضوعات کے لحاظ سے ان کا اندراج ہے، اس کے بعد اشاریۂ مصنفین ہے۔ مطبوعات جدیدہ کی مکمل فہرست بھی زمانی ترتیب کے لحاظ سے دی گئی ہے۔ اس کی ایک فہرست عنوانات کے لحاظ سے بھی مرتب کی گئی ہے۔ وفیات کا علاحدہ اشاریہ ہے جو الف بائی ترتیب پر ہے۔ آخر میں معارف میں سنین کے غلط اندراج کی نشان دہی کی گئی ہے۔

یہ اشاریہ گزشتہ اشاریہ کے مقابلے میں زیادہ مربوط اور زیادہ مفید ہے، البتہ

جدید اصول اشاریہ سازی کے لحاظ سے اس میں بھی بعض کمیاں راہ پا گئی ہیں۔ اس میں زمانی ترتیب کی کوئی ضرورت نہ تھی، اس لیے کہ کسی مقالے کی تلاش میں تمام کا تمام اشاریہ دیکھنا ہوگا، تبصرۂ کتب میں بھی تقریباً وہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ عنوانات کے ساتھ مصنفین اور مبصرین کے لحاظ سے بھی اشاریہ ہوتا تو بہتر اور زیادہ مفید ہوتا۔ ایک بڑی کمی یہ رہ گئی ہے کہ تلخیص وتبصرہ، تقریظ وانتقاد، آثار علمیہ وادبیہ وتاریخیہ، استفسار وجواب، معارف کی ڈاک اور ادبیات وغیرہ کا سرے سے ذکر نہیں آسکا ہے، محض جلد اور شمارہ کی نشان دہی کی گئی ہے، ماہ وسال اور صفحات نمبر کی نشان دہی نہیں کی گئی ہے۔ اندراجات میں بھی تسامح ہوا ہے۔

معارف کا تیسرا اشاریہ ڈاکٹر جمشید احمد ندوی ریسرچ ایسوسی ایٹ شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے مرتب کیا ہے، جو ۲۰۰۰ء تک کا ہے۔ یہ گزشتہ دونوں اشاریوں سے زیادہ جامع اور مبسوط ہے (ضخامت ۱۳۰۰ صفحات سے زائد) اس میں سوائے شذرات (اداریہ) کے مجلّہ کے تمام مندرجات بشمول ادبیات، مکاتیب اور مطبوعات جدیدہ کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اسے موضوعات، مضمون نگاران اور عناوین تین اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔ تینوں کی ترتیب حروف تہجی کے مطابق ہے۔ یہ اشاریہ ابھی منتظرِ اشاعت ہے۔ البتہ اس کا ایک حصہ، جو معارف کے ابتدائی تین سالوں کے شماروں کے مندرجات پر مشتمل ہے، بطور نمونہ معارف کے شمارہ اپریل مئی ۱۹۹۹ء میں 'ماہ نامہ معارف کے اشاریے' کے عنوان سے شائع کیا گیا تھا۔

اشاریہ ماہ نامہ برہان

ماہ نامہ برہان کی حیثیت بھی انسائیکلوپیڈیا سے کم نہیں۔ اس کا آغاز جولائی ۱۹۳۸ء میں ہوا۔ اس وقت سے گذشتہ سال تک وہ شائع ہوتا رہا۔ اس عرصہ میں اس نے علم و فن کی مختلف موضوعات پر بلند پایہ علمی وتحقیقی نگارشات شائع کیں۔ موضوعات اور مستقل عنوانات میں اس میں اور ماہ نامہ معارف میں بڑی حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے۔ اہمیت اور افادیت کے پیش نظر خدا بخش لائبریری نے معارف کے بعد اس کا اشاریہ بھی مرتب

کرا کے اپنے جرنل (شمارہ ۱۰۳، ۱۹۹۶ء) میں شائع کیا۔

اس اشاریہ کی ترتیب بھی اشاریۂ معارف کے طرز پر موضوعاتی ہے۔ مختلف موضوعات کے تحت تمام مضامین ومقالات کو درج کیا گیا ہے۔ پہلے عنوان، پھر مقالہ نگار کا نام، پھر جلد نمبر اور شمارہ نمبر کا اندراج کیا گیا ہے، ماہ وسال اور صفحات کی نشان دہی نہیں کی ہے۔ آخر میں اشاریۂ مصنفین ہے جس میں مقالہ نگاروں کے نام الف بائی ترتیب پر دیے گئے ہیں اور نمبر شمار سے ان کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جابجا وضاحتی نوٹ بھی لکھے گئے ہیں جس سے مطلوبہ مواد بہ آسانی تلاش کیا جا سکتا ہے۔

برہان کا یہ اشاریہ ۱۹۶۵ء تک کا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس اہم علمی و دینی مجلہ کا مکمل اشاریہ جدید اصولوں کے مطابق مرتب کیا جائے۔

اشاریہ جرنل خدا بخش لائبریری

یہ علمی و تحقیقی اور حوالہ جاتی رسالہ قاضی عبدالودود کی کوششوں سے ۱۹۷۷ء میں شائع ہونا شروع ہوا۔ اس وقت سے اب تک مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ اس کے پہلے ایڈیٹر ڈاکٹر عابد رضا بیدار مقرر ہوئے۔ اس کے سو شماروں کا ایک اشاریہ جرنل ہی میں (شمارہ ۱۰۲، ۱۹۹۵ء میں) شائع ہوا ہے۔ (اصلاً اشاریہ ۹۵ شماروں کا ہے۔ باقی ۵ شماروں کی محض فہرست دے دی گئی ہے) اس کی ترتیب بھی موضوعاتی ہے۔ پہلے عنوان، پھر مقالہ نگار کا نام، پھر شمارہ نمبر درج کیا گیا ہے۔ آخر میں اشاریۂ مصنفین ہے۔

ڈاکٹر عابد رضا بیدار کی کوششوں سے نہ صرف معارف، برہان اور جرنل خدا بخش لائبریری وغیرہ کے اشاریے مرتب ہو کر شائع ہوئے، بلکہ بعض دوسرے علمی وادبی رسائل کے اشاریے بھی ان کی کوششوں اور تحریک پر مرتب ہوئے اور جرنل میں شائع ہوئے۔ اس لیے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اردو اشاریہ نگاری کے ارتقا میں ان کا بڑا حصہ ہے۔ تاہم یہ بات بھی غلط نہیں کہ یہ اشاریے رواروی میں تیار ہوئے ہیں اور ان کے سلسلے میں اشاریہ سازی کے فنی اصولوں کو ملحوظ نہیں رکھا گیا ہے۔

توضیحی اشاریہ ہفتہ وار سچ:

۱۹۲۵ء میں مولانا عبدالماجد دریابادی نے ہفتہ وار سچ جاری کیا اور ۱۹۳۳ء میں جب انہوں نے تفسیر قرآن کا منصوبہ بنایا تو اسے پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے لئے سچ کو بند کر دیا۔ اس مختصر مدت کے باوجود سچ کا شمار ان رسائل میں ہوتا ہے جنہوں نے ایک وسیع حلقے کو متاثر کیا۔ ضرورت تھی کہ اس کا اشاریہ تیار کیا جائے۔ چنانچہ مولانا مرحوم کے عزیز جناب عبدالعلیم قدوائی نے یہ کام انجام دیا ہے، جسے خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ نے شائع کیا ہے۔ یہ محض موضوعاتی اشاریہ ہے، اس میں عنوانات اور مصنفین کے لحاظ سے تفصیلات درج نہیں کی گئی ہیں۔

مولانا دریابادی نے سچ میں متنوع موضوعات پر خود لکھا اور دوسرے اہل قلم کی نگارشات شائع کیں۔ اس کی فہرستِ موضوعات سے بھی اس کے تنوع کا اندازہ ہوتا ہے۔ فاضل مرتب نے توضیحی نوٹ کے ذریعہ اس کی افادیت میں ضرور اضافہ کیا ہے۔

توضیحی اشاریہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے یقیناً مفید ہے، تاہم جدید اشاریہ سازی کے مقابلے میں اس کی افادیت کم تر ضرور ہے۔ اگر توضیحات کے ساتھ عنوانات اور مصنفین کا بھی اشاریہ ہوتا تو اس کی افادیت دوچند ہو جاتی۔ فاضل مرتب نے موضوعات میں تنوع کے باوجود انتہائی محنت اور عرق ریزی سے یہ اشاریہ مرتب کیا ہے، بالخصوص توضیحات و تشریحات میں انہوں نے جو کاوش کی ہے وہ لائقِ تحسین ہے۔

توضیحی اشاریہ ہفتہ وار صدق:

سچ کے بعد مولانا عبدالماجد دریابادیؒ نے مئی ۱۹۳۵ء میں ہفتہ وار صدق جاری کیا۔ یہ اصلاً سچ کا نقش ثانی تھا، تاہم بنیادی طور پر یہ سچ سے جدا ایک اہم علمی، ادبی اور اصلاحی رسالہ تھا۔ یہ ۱۹۵۰ء تک جاری رہا۔ اس کی سترہ سالہ زندگی میں ملکی اور سیاسی حالات میں بڑے نشیب و فراز آئے۔ ملک تقسیم ہوا، اردو غداروں کی زبان ٹھہری۔ تاہم مولانا اپنے مشن پر ثابت قدم رہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا شمار ہندوستان کے اہم رسائل میں ہوتا ہے۔

جناب عبدالعلیم قدوائی نے سچ ہی کی طرح صدق کا بھی توضیحی اشاریہ تیار کیا ہے۔ یہ بھی محض موضوعاتی اشاریہ ہے۔ اس میں بھی فاضل مرتب نے موضوعات کی ایک طویل فہرست کے تحت مضامین و مقالات، خبریں، مراسلے، تذکرے، تبصرے علیحدہ علیحدہ درج کیے ہیں۔ مستقل عنوانات مثلاً سچی باتیں وغیرہ پر جو توضیحی نوٹ قلم بند کیے ہیں ان سے یقیناً اشاریہ کی اہمیت دوچند ہوگئی ہے۔

اشاریہ ترجمان القرآن:

ماہ نامہ ترجمان القرآن مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کا ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔ یہی وہ رسالہ ہے جس نے برصغیر میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ تحریک اسلامی کے ترجمان کی حیثیت سے اس رسالہ نے علوم دینیہ کی تعبیر و تشریح اور افکار فاسدہ کی تردید اور اس کے مضمرات کی نشان دہی کا منفرد کارنامہ انجام دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس رسالہ کے ذریعے جو اثرات مرتب ہوئے کوئی دوسرا رسالہ اس کی ہم سری کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔

اس کا مفصل اشاریہ حکیم نعیم الدین زبیری نے مرتب کیا ہے، جو ۱۹۳۲ء سے ۱۹۷۶ء تک کی اشاعتوں پر مشتمل ہے۔ اسے ادارۂ معارفِ اسلامی لاہور نے ۱۹۸۵ء میں شائع کیا۔

اشاریہ سازی کے لحاظ سے یہ ایک عمدہ اشاریہ ہے۔ اس کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے اسے مصنفین کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے، پھر موضوعات کے لحاظ سے۔ البتہ عنوانات کے لحاظ سے اندراج نہیں ہے۔ آخر میں موضوعات کی ایک فہرست ہے، حالاں کہ اسے شروع میں ہونا چاہیے تھا۔ اس سے استفادہ آسان ہوجاتا۔

اشاریہ ماہ نامہ زندگی:

ماہ نامہ زندگی نصف صدی سے زائد عرصہ سے پابندی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کا شمار ملک کے اہم دینی و علمی رسائل میں ہوتا ہے۔ اس میں خالص علمی انداز میں فکر انگیز متنوع دینی و علمی موضوعات اور وقت کے اہم مسائل پر مواد شائع ہوتا ہے۔ یہ جماعت

اسلامی ہند کا ترجمان ہے، لیکن دوسرے حلقوں میں بھی اسے مقبولیت حاصل ہے۔

ماہ نامہ زندگی کی اشاعت کا آغاز نومبر ۱۹۴۸ء سے رام پور سے ہوا۔ یہی رسالہ اکتوبر ۱۹۸۴ء سے 'زندگی نو' کے نام سے نئی دہلی سے شائع ہو رہا ہے۔ ابتداء میں اس کے مدیر مولانا سید حامد علیؒ تھے۔ ۱۹۶۱ء سے اس کی ادارت کا فریضہ مولانا سید احمد عروج قادریؒ نے انجام دیا۔ ان کی وفات (مئی ۱۹۸۶ء) کے بعد مولانا سید جلال الدین عمری نے ادارت کی ذمہ داری نبھائی۔ ۱۹۹۱ء سے ڈاکٹر فضل الرحمٰن فریدی اس کے مدیر ہیں۔ مولانا عروج احمد قادری کے زمانۂ ادارت میں اس کے متعدد خصوصی نمبر شائع ہوئے تھے، مثلاً مسلم پرسنل لا نمبر، طلاق نمبر، پیام مسجد نمبر وغیرہ۔ ان نمبروں کو علمی حلقوں میں غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی۔

مولانا عروج قادری کو زندگی کی اشاریہ سازی کی ضرورت کا احساس تھا۔ ان کے زمانے میں چار مواقع پر کچھ کچھ مدت کی فہرستیں شائع ہوئیں۔ ان میں مضامین کا موضوعاتی اشاریہ نہیں مرتب کیا گیا تھا، بلکہ رسالہ میں جو کالم قائم تھے انہی کے مطابق فہرستیں تیار کر دی گئی تھیں۔

خدا بخش لائبریری پٹنہ کے ایک پروجکٹ کے تحت ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی نے ''زندگی کا خزانہ'' کے عنوان سے مذکورہ رسالہ کا باون سالہ (نومبر ۱۹۴۸ء تا دسمبر ۲۰۰۰ء) اشاریہ تیار کر دیا ہے۔ یہ اشاریہ موضوعات، مصنفین و مترجمین اور عناوین تینوں اعتبار سے ہے۔ موضوعات کے تحت مضامین سے متعلق تمام معلومات دی گئی ہیں اور ان پر نمبر شمار ڈالے گئے ہیں۔ مصنفین اور عناوین کے تحت مضامین سے متعلق تمام معلومات دینے کے بجائے ان کے نمبر شمار کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔ تبصرہ شدہ کتب و رسائل کی فہرست الگ سے شامل کی گئی ہے۔ خدا بخش لائبریری کی جانب سے اس کی اشاعت متوقع ہے۔

اشاریہ ماہنامہ رحیق:

مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی ممتاز اہل حدیث عالم تھے۔ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں انہوں نے ماہ نامہ رحیق جاری کیا۔ اپنے مشمولات کی وجہ سے رحیق قدر کی نگاہ سے دیکھا

گیا، مگر بعض وجوہ سے وہ محض چار برس تک جاری رہ سکا۔ اس کا اشاریہ ادارۂ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کے چیف ایڈیٹر جناب ڈاکٹر سفیر اختر نے مرتب کیا ہے۔

یہ اشاریہ محض موضوعات کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے۔ مصنفین اور عنوانات کے لحاظ سے اسے ترتیب دیا گیا ہوتا تو اس سے استفادہ زیادہ آسان ہوتا ہے۔ اسی طرح آخر میں تبصرۂ کتب کا اشاریہ بھی محض مصنفین کے ناموں کی الف بائی ترتیب پر ہے۔ ان کمیوں کی وجہ سے اسے مکمل اشاریہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ اس کے باوجود ایک اہم اور وقیع کام ہے۔ غالباً اسی لیے اسے اشاریہ کے بجائے ''مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی اور ان کا ماہ نامہ رحیق'' کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔

اشاریہ ماہنامہ الرحیم:

جنوری ۱۹۶۳ء میں ماہ نامہ الرحیم پروفیسر محمد سرور کی زیر ادارت حیدرآباد سندھ سے شائع ہوا۔ یہ دراصل شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد سندھ کا ترجمان تھا۔ اس کا بنیادی مقصد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے افکار و تعلیمات اور ان کے فلسفہ و حکمت کی تشریح و اشاعت تھا۔ یہ جنوری ۱۹۶۳ء سے اکتوبر ۱۹۶۵ء تک جاری رہا۔ اس مختصر مدت میں مختلف النوع موضوعات پر اس میں قیمتی مقالات شائع ہوئے۔ بالخصوص شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی حیات و خدمات اور ان کے فکر و فلسفہ پر پچاسوں مضامین کی اشاعت عمل میں آئی۔ اس کا اشاریہ بھی ڈاکٹر سفیر اختر نے مرتب کیا ہے، جو دار المعارف لوہسر شرفو واہ کینٹ پاکستان سے شائع ہو چکا ہے۔

یہ اشاریہ تین حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصہ میں مختلف موضوعات پر شائع ہونے والے مقالات کا اندراج ہے۔ دوسرے حصہ میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی شخصیت، تصنیفات و تالیفات، تراجم، افکار و خیالات اور ان کے خانوادے کے دیگر اہل علم اور ان کی کاوشوں پر مشتمل مقالات کا اشاریہ ہے۔ تیسرے حصہ میں متفرقات یعنی شاہ ولی اللہ اکیڈمی، ماہنامہ الرحیم اور کانفرنسوں وغیرہ کی اطلاعات و روداد وغیرہ سے متعلق تحریروں کا

احاطہ کیا گیا ہے۔ آخر میں پورے اشاریے کا ایک جامع اشاریہ ہے۔ مجموعی طور سے یہ ایک عمدہ اشاریہ ہے۔

اشاریہ مجلّہ علوم اسلامیہ:

یہ مجلّہ ادارۂ علوم اسلامیہ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ۱۹۶۰ء سے مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ ہندوستان میں اسلامیات سے متعلق شائع ہونے والے رسائل میں اس کی اپنی انفرادیت ہے۔ اس میں علوم اسلامیہ پر 'ادبی اور فکری و تجدیدی ذہن' کی عکاسی کے حامل مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۹ء تک شائع ہونے والے مضامین کا اشاریہ پروفیسر اکمل ایوبی سابق ڈائرکٹر ادارۂ علوم اسلامیہ نے تیار کیا تھا جو مجلّہ ہی میں جلد ۱۰، شمارہ ۱-۲، جون - دسمبر ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ پھر ۱۹۷۰ء سے ۱۹۹۳ء تک مجلّہ میں شائع ہونے والے مضامین کا اشاریہ جناب کبیر احمد خاں نے مرتب کیا جو اسی مجلّہ میں جلد ۱۹، شمارہ ۱-۲، ۱۹۹۴ء میں شائع ہوا ہے۔ یہ چار فہرستوں پر مشتمل ہے۔ فہرست مضمون نگاران ، فہرست مضامین، فہرست تبصرہ و مطبوعات جدیدہ اور فہرست معلومات و مراسلات۔ چاروں فہرستوں کو حروف تہجی کی ترتیب سے تیار کیا گیا ہے۔

اشاریہ فکر و نظر علی گڑھ:

اس علمی و تحقیقی مجلّہ کا اجرا جنوری ۱۹۶۰ء میں ڈاکٹر یوسف حسین خاں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے کیا۔ بہت جلد اس نے اہل علم کی توجہ حاصل کر لی اور اپنی مختلف النوع نگارشات سے ایک معیاری رسالہ قرار پایا۔ ان کے بعد مسلم یونیورسٹی کے متعدد اہل قلم نے اس کی ادارت کی اور اس میں دیگر موضوعات کے علاوہ اسلامیات سے متعلق مضامین بھی برابر شائع ہوتے رہے۔ لیکن کچھ دنوں سے یہ ایک خالص ادبی رسالہ بن کر رہ گیا ہے۔

اس مجلّہ میں ۱۹۶۰ء سے ۱۹۹۰ء تک شائع ہونے والے مضامین کا اشاریہ ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری نے مرتب کیا ہے جو خدا بخش لائبریری جرنل پٹنہ (شمارہ ۸۰، ۱۹۹۲ء) میں شائع ہوا ہے۔ اس کی ترتیب موضوعاتی ہے۔ مختلف موضوعات کو الف بائی

ترتیب کے مطابق درج کر کے ان کے ضمن میں آنے والی تحریروں کے عنوانات دیے گئے ہیں۔ مضمون نگاروں کے نام، جلد اور شمارہ، ماہ وسال اور صفحات کی بھی نشان دہی کی گئی ہے، جا بجا وضاحتی اور تشریحی نوٹ لکھ کر اشاریہ کو مزید آسان اور مفید بنایا گیا ہے۔ اس اشاریہ میں مصنفین اور عناوین کے لحاظ سے مشمولات کا اندراج نہیں کیا گیا ہے۔ بعد میں ۱۹۹۱ء سے ۱۹۹۹ء تک شائع ہونے والے مضامین کا اشاریہ جناب کبیر احمد خاں اسسٹنٹ لائبریرین لائبریری شعبۂ اسلامک اسٹڈیز مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے مرتب کیا جو فکر و نظر، جلد ۳۷، شمارہ ۴ (۲۰۰۰ء) میں شائع ہوا۔ ضمیمہ میں ۲۰۰۰ء کے چاروں شماروں کا اشاریہ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

اشاریہ فکر و نظر اسلام آباد:

ادارۂ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کا ترجمان مجلّہ فکر و نظر ایک اہم علمی و دینی رسالہ ہے۔ اس کا شمار برصغیر کے اہم اور بلند پایہ رسائل و جرائد میں ہوتا ہے۔ یہ ۱۹۶۳ء میں کراچی سے جاری ہوا۔ کچھ دنوں تک راول پنڈی سے بھی نکلا۔ پھر اس کا دفتر اسلام آباد منتقل ہو گیا، پہلے یہ ماہ نامہ تھا، پھر سہ ماہی ہوا اور اب تک پابندی سے نہایت اہتمام کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر قدرت اللہ فاطمی اس کے پہلے مدیر تھے۔ پروفیسر محمد سرور، ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی نے بھی اس کی ادارت کی۔ اب یہ ذمہ داری ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔

فکر و نظر کے مضامین و مقالات سنجیدہ، ٹھوس اور علمی و تحقیقی ہوتے ہیں۔ گذشتہ چالیس برسوں میں اس نے بڑا اہم اور وقیع سرمایہ پیش کیا ہے۔ اس کا ۱۹۶۳ء سے ۱۹۹۳ء تک کا اشاریہ دو حصوں میں مرتب ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ پہلا حصہ، جو ۱۹۶۳ء سے جون ۱۹۷۸ء کے مشمولات کا اشاریہ ہے، جناب احمد خاں لائبریرین تحقیقات اسلامی لائبریری اسلام آباد نے مرتب کیا ہے۔ یہ اشاریہ سازی کے لحاظ سے بہت اہم ہے کہ اس میں فن اشاریہ سازی سے پورے طور پر کام لیا گیا ہے۔ اس کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے موضوع کے لحاظ سے الف بائی ترتیب پر مقالات کا اندراج ہے، پھر مصنفین اور عنوانات کے لحاظ سے، جلد اور

شمارہ نمبر کے ساتھ صفحات کی بھی نشان دہی کی گئی ہے، البتہ ماہ و سال کا اندراج نہیں ہے۔

فکر و نظر کا دوسرا اشاریہ جولائی ۱۹۷۸ء سے ۱۹۹۳ء تک کے شماروں کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔ اسے جناب شیر نوروز خاں نے مرتب کیا ہے۔ یہ دوسرا حصہ پہلے حصہ سے بھی زیادہ بہتر اشاریہ ہے۔ یہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں مقالات کا اندراج مصنفین، عنوانات اور پھر موضوعات کے لحاظ سے ہے۔ دوسرے حصہ میں تبصرۂ کتب کا اشاریہ مبصرین، مصنفین اور عنوانات کے لحاظ سے ہے۔ آخر میں وفیات اور متفرقات کا اشاریہ ہے۔ پہلے حصہ میں ماہ و سال کا اندراج نہیں تھا۔ اس میں یہ کمی پوری کر دی گئی ہے۔ اسے ادارۂ تحقیقات اسلامی نے ۲۰۰۱ء میں شائع کیا ہے۔

اشاریہ اسلام اور عصر جدید:

یہ رسالہ ۱۹۶۹ء میں جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی سے سید عابد حسین کی زیر ادارت نکلا اور اب تک جاری ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، اس میں اسلام اور جدید افکار و نظریات پر مشتمل مضامین و مقالات شائع ہوتے ہیں۔ اس کا ۱۹۶۹ء سے ۱۹۹۹ء تک کا اشاریہ کتابی صورت میں شائع ہوا ہے، جسے محمد عرفان، جبین انجم اور ابو ذر خیری نے مرتب کیا ہے۔ اسے اگر چہ اشاریہ کا نام دیا گیا ہے اور پروفیسر اختر الواسع نے مقدمہ میں اس کی افادیت کا ذکر کیا ہے، تاہم اسے اشاریہ قرار دینا کسی طرح درست نہیں۔ اس میں محض اسلام اور عصر جدید کے ہر شمارے کی فہرست ترتیب وار نقل کر دی گئی ہے، نہ موضوع کا پتہ چلتا ہے اور نہ مصنفین اور عنوانات کی کوئی ترتیب ہے۔ لطف یہ کہ یہ فہرست بھی تین افراد نے مل کر مرتب کی ہے۔

اشاریہ ماہ نامہ الرشاد:

فروری ۱۹۸۱ء میں مولانا مجیب اللہ ندویؒ نے اعظم گڈھ سے ماہ نامہ الرشاد جاری کیا۔ یہ اس وقت سے اب تک مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ اس کا بائیس سالہ اشاریہ راقم (محمد الیاس اعظمی) نے مرتب کیا ہے، جو ۲۰۰۲ء میں ندوۃ التالیف والترجمہ جامعۃ الرشاد سے شائع ہو چکا ہے۔

اس کی ترتیب اس طرح ہے کہ پہلے الرشاد کے تمام مشمولات کو ان کے عنوانات کے لحاظ سے الف بائی ترتیب پر درج کیا گیا ہے، پھر مصنفین اور موضوعات کے لحاظ سے۔ دوسرے حصہ میں تبصرۂ کتب کا اشاریہ مبصرین، مصنفین اور عنوانات کے لحاظ سے ہے۔ دونوں حصوں میں ماہ و سال اور صفحات کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔ اس سے یقیناً استفادہ آسان ہوگا۔ البتہ اس میں ایک کمی یہ ہے کہ اداریہ (رشحات) کا اشاریہ شامل نہیں ہے۔ چونکہ اس کا اشاریہ علیٰحدہ شائع کرنے کا ارادہ تھا، اس لیے یہ کام رہ گیا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اصول اشاریہ سازی کے لحاظ سے یہ ایک بڑی کمی ہے۔

اشاریہ سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی:

ادارۂ تحقیق و تصنیفِ اسلامی علی گڈھ کا ترجمان سہ ماہی تحقیقات اسلامی ۱۹۸۲ء میں جاری ہوا اور اب تک اپنے بلند معیار پر مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ رسالہ اپنے مشمولات اور تحقیقی مقالات کے اعتبار سے انفرادیت کا حامل ہے۔ اس نے گذشتہ پچیس سالوں میں علم و تحقیق کا گراں قدر سرمایہ اہل علم و دانش کے لیے مہیا کیا ہے۔ سولہ سال (۱۹۸۲-۱۹۹۷ء) پر مشتمل اس کا ایک اشاریہ ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی نے مرتب کیا ہے۔

اس اشاریہ کی ترتیب موضوعاتی ہے۔ اس کی اشاعت پہلے خدا بخش لائبریری جرنل پٹنہ، شمارہ ۱۱۱، جنوری - مارچ ۱۹۹۸ء میں ہوئی، بعد میں الگ سے کتابچہ کی شکل میں شائع ہوا۔ جلد، شمارہ، ماہ و سال اور صفحات کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔ مشمولات کے نمبر شمار دے کر ''اشاریۂ مصنفین'' بھی آخر میں دیا گیا ہے، تبصرۂ کتب (اردو۔ عربی۔ انگریزی) کی تفصیلات علیٰحدہ دی گئی ہیں۔ آخر میں ادارۂ تحقیق و تصنیفِ اسلامی و دیگر متفرقات کا اشاریہ ہے۔ یقیناً اہل علم کے لیے یہ ایک مفید اشاریہ ہے۔

اشاریہ ششماہی علوم القرآن:

خدمتِ قرآن کے لیے ادارۂ علوم القرآن علی گڈھ کا قیام عمل میں آیا اور علوم

القرآن کے نام سے اس کا ترجمان جاری ہوا اور اب تک تاخیر سے سہی، شائع ہو رہا ہے۔ گذشتہ بیس سالوں میں اس مجلّہ نے قرآن اور علوم القرآن پر سیکڑوں علمی و تحقیقی اور فکر انگیز مقالات شائع کیے۔ قرآنیات سے متعلق متعدد کتابوں کے تبصرے و جائزے اور دنیا بھر میں قرآنیات پر ہونے والے سیمناروں، مسابقوں اور دیگر سرگرمیوں کی تفصیلات بھی اس میں پابندی سے شائع ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی نے اس کا اشاریہ مرتب کیا ہے۔

یہ اشاریہ رسالہ کے مستقل عنوانات اور موضوعات کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں جلد اور شمارہ نمبر کے علاوہ ماہ و سال کا بھی اندراج ہے۔ اس سے علوم القرآن سے استفادہ میں یقیناً سہولت ہوگی، تاہم اس میں پورے طور پر اشاریہ سازی کے فن کا لحاظ نہیں کیا گیا ہے۔ موضوعات کے ساتھ اگر عنوانات اور مصنفین کے لحاظ سے اسے مرتب کیا گیا ہوتا تو اس کی افادیت یقیناً اور بڑھ جاتی۔

اشاریہ عالم اسلام اور عیسائیت:

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد کے تحت اس رسالہ کا اجراء جولائی ۱۹۹۰ء میں ہوا۔ یہ دراصل اسلامک فاؤنڈیشن لیسٹر برطانیہ کے جریدہ 'فوکس' کا ترجمہ تھا اور اسی کے تعاون سے اس کا آغاز ہوا۔ ابتدا میں ماہ نامہ تھا، پھر سہ ماہی ہوا۔ اہم مضامین و مقالات اور خاص طور سے موضوع کی انفرادیت کی وجہ سے بہت جلد اس نے مقبولیت پائی، فوکس کی اشاعت موقوف ہو جانے کے بعد بھی یہ جاری رہا۔ اس کے اجرا کا بنیادی مقصد ''مسیحی برادری کی سرگرمیوں کو معروضی انداز میں پیش کرنا تھا''۔ چنانچہ اس میں مطالعۂ مسیحیت کے ساتھ مسلم عیسائی تعلقات پر مشتمل مضامین و مقالات بھی شائع ہوتے تھے۔ مغربی دنیا کے بدلتے رجحان کے پیش نظر انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز نے ایک اور رسالہ 'مغرب اور اسلام' شائع کرنے کا فیصلہ کیا تو موضوع کی یکسانیت کی وجہ سے 'عالم اسلام اور عیسائیت' کی اشاعت روک دی گئی۔ جنوری ۲۰۰۰ء کا رسالہ اس کا آخری شمارہ تھا جو اس رسالہ کے تمام شمولات کا اشاریہ ہے۔ اسے ڈاکٹر سفیر اختر نے مرتب کیا ہے۔

اس اشاریہ کی ترتیب یہ ہے کہ اس کے مستقل عنوانات (کالم) کے تحت شائع ہونے والی تحریروں کو شماروں اور ماہ وسال کی ترتیب سے درج کیا گیا ہے، البتہ مقالات اور تبصرۂ کتب کا اشاریہ مقالہ نگاروں اور مصنفین کے لحاظ سے الف بائی ترتیب پر ہے۔ آخر میں مصنفین اور موضوعات کے لحاظ سے دو فہرستیں دی گئی ہیں۔ زیادہ بہتر یہ ہوتا کہ اس کے تمام مشمولات پہلے الف بائی ترتیب پر ہوتے، پھر موضوعات اور مصنفین کے لحاظ سے ان کا اندراج کیا جاتا۔ تبصرۂ کتب کا علیحدہ اندراج بھی اسی ترتیب کے مطابق ہوتا۔

ان رسائل کے علاوہ بھی بعض اہم رسائل کے اشاریے شائع ہو چکے ہیں، مگر وہ راقم کو دست یاب نہ ہو سکے اور ان کا ذکر رہ گیا، تاہم چونکہ یہ رسائل اردو کے موقر ترین رسائل ہیں۔ ان کے جو اشاریے مرتب کیے گئے ہیں اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اردو اشاریے کس پائے کے ہیں۔

اشاریہ سازی پتہ ماری کا کام ہے، دوسرے یہ کہ انہیں شائع کرنے والے ادارے میسر نہیں ہیں، ناشرین انہی کتابوں کو شائع کرنا پسند کرتے ہیں جو نفع بخش ہوں، یہی وجہ ہے کہ متعدد رسائل کے اشاریے، جو یونیورسٹیوں میں تیار کرائے گئے وہ بھی اب تک شائع نہ ہو سکے۔ اس کے ساتھ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں علمی اشتراک نہ ہونے کی وجہ سے ایک رسالے کے کئی اشاریے مرتب ہو گئے اور بعض رسائل جن کے اشاریے کی ضرورت تھی ان کا اشاریہ مرتب نہ ہو سکا۔ اس وجہ سے بھی اردو اشاریہ سازی کو کم فروغ ملا۔

اشاریے کا بنیادی مقصد مطلوبہ مواد تک بآسانی رسائی واستفادہ ہے۔ اگر یہ خوبی کسی اشاریے میں نہ پائی جائے تو اسے یقیناً غیر مفید کہا جائے گا۔ اردو کے متعدد ایسے اشارے ہیں جن سے استفادے کے لیے ایک اور اشاریہ درکار ہوگا۔ ظاہر ہے، یہ اشاریہ نگاروں کا نقص اور کوتاہی ہے، اس لیے اشاریہ سازی کے ساتھ فنی حیثیت سے بھی اس پر غور کرنا ہوگا۔ یقیناً اس سے اشاریہ سازی و کتابیات کے فن کو فروغ ملے گا۔

☆ ☆ ☆